REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۶ ظہور ۱۳۳۶ ہش | ۱۶ اگست ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۹۲

147

- اخبار احمدیہ -

— لاہور ۱۳ اگست (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے
"نبض اور بلڈ پریشر کی حالت بہتر ہے۔ البتہ جگر کی تکلیف کا کچھ بقیہ ہے اور کچھ نقرس بھی ہے۔"
احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؏

— ربوہ ۱۵ اگست۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو کل سارا دن تکلیف اور بے چینی رہی۔ البتہ رات کسی حد تک نیند آ گئی۔ تکلیف ابھی تک جاری ہے۔ گو پہلے سے کسی قدر افاقہ ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

— لاہور ۱۶ اگست۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ یورپ اور امریکہ کے سفر کے لئے کل لاہور سے کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں سے ۲۱ اگست کو آپ روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں ان کے مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔ آمین

امریکہ میں شام کے سفیر کو "غیر پسندیدہ فرد" قرار دے دیا گیا

شام میں امریکہ کے خلاف وسیع مہم پر امریکی حکومت کا احتجاج

واشنگٹن ۱۵ اگست۔ امریکہ میں شام کے سفیر مسٹر فرید زین الدین کو امریکہ کی حکومت نے "غیر پسندیدہ فرد" قرار دے دیا ہے۔ اسی طرح امریکہ میں شامی سفارت خانہ کے فرسٹ سکرٹری مسٹر یٰسین زکریا سے کہا ہے کہ وہ جمعہ تک امریکہ سے چلے جائیں۔ یاد رہے کہ شامی سفیر مسٹر فرید زین الدین آجکل پہلے ہی اپنے ملک شام گئے ہوئے ہیں۔ اور اب ان کی واپسی کا کوئی امکان نہیں۔ امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ کہ حکومت امریکہ اب شام میں اپنے سفیر کو بھی واپس نہیں بھیجے گی۔ شام میں امریکہ کے خلاف جو وسیع مہم چلائی جا رہی ہے۔ امریکی وزارت خارجہ نے شام کی حکومت سے اس کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ یاد رہے کہ اس سلسلہ میں شام کی حکومت اپنے ملک سے تین امریکی سفارتی نمائندوں کو نکال چکی ہے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر پیرس سے لندن پہونچ گئے

وکٹوریہ سٹیشن پر جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

لنڈن ۱۳ اگست۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج (۱۳ اگست) پیرس سے بخیریت لنڈن پہونچ گئے ہیں۔ وکٹوریہ سٹیشن پر جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب کے علاوہ مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب۔ مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر۔ مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی۔ مکرم بشیر آرچرڈ صاحب اور مکرم میر عبد السلام صاحب بھی شامل تھے۔

مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما

۱۷ اگست کو مشرقی افریقہ روانہ ہوں گے

ربوہ ۱۵ اگست۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما مبلغ مشرقی افریقہ جو دسمبر ۱۹۵۶ء میں رخصت پر پاکستان تشریف لائے تھے ۱۷ اگست کو بذریعہ خیبر ایکسپریس صبح دس بجے معہ اہل و عیال واپس مشرقی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب ان کے بخیر و عافیت پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں ؏

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب

ربوہ ۱۵ اگست۔ کل یہاں "یوم پاکستان" کی تقریب پر تمام مرکزی اداروں میں تعطیل رہی۔ اور نہایت سادگی اور وقار سے یوم پاکستان منایا گیا۔ مرکزی دفاتر پر پاکستان کے پرچم لہرائے گئے۔ اور رات کو مرکزی دفاتر کے علاوہ مختلف مکانوں اور دکانوں پر چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔ چھ بجے شام قیادت خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام خدام الاحمدیہ کی اے اور بی ٹیموں کے درمیان فٹ بال کا شاندار میچ ہوا۔ جس میں اے ٹیم ایک گول سے جیت گئی۔ اس موقعہ پر قیادت کی طرف سے شعبہ ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا ؏

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

پشاور یونیورسٹی کے ایف ایس سی (میڈیکل) کے امتحان میں یونیورسٹی میں اول رہی

امسال پشاور یونیورسٹی کے ایف ایس سی (میڈیکل) کے امتحان میں ایک احمدی بچی طیبہ جبین صاحبہ بنت مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی پشاور ۴۳۳/۶۵۰ نمبر لے کر یونیورسٹی بھر میں اول رہی ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مبارک کرے۔ آمین

روس عرب ملکوں کو سیاسی استحکام کے لئے مدد دے رہا ہے

دمشق ۱۵ اگست۔ شام کے وزیر دفاع مسٹر خالد العظم نے کہا ہے کہ روس عرب ملکوں کے سیاسی اور اقتصادی استحکام کے لئے انہیں امداد دے رہا ہے تاکہ عرب ملک سامراجیوں کی لوٹ کھسوٹ اور سامراجی کارروائیوں سے محفوظ رہیں

راوی میں سیلاب

لاہور ۱۵ اگست۔ دریائے راوی میں ایک دفعہ پھر سیلاب آ جانے سے شاہدرہ نارووال ریلوے لائن پر بدوملہی اور سری رام پورہ کے درمیان دو جگہوں پر ریلوے لائن میں شگاف پڑ گئے ہیں جس کی وجہ سے ریل گاڑیوں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔ شیخوپورہ کے علاقہ نارنگ میں بھی سیلاب آ گیا ہے۔

مسقط اور عمان میں بغاوت ختم ہو گئی

سلطان مسقط کا اعلان

بحرین ۱۵ اگست۔ مسقط اور عمان کے سلطان نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت کے خلاف باغیوں کی بغاوت ختم ہو گئی ہے اور باغی کلیتہً فرار ہو گئے ہیں۔ سلطان نے اپنے اعلان میں کہا ہے۔ کہ اب ان کی حکومت ملک کے عوام کی بھلائی کے لئے قدم اٹھا رہی ہے۔ برطانوی وزیر دفاع نے جو مشرق وسطیٰ کا دورہ کرتے ہوئے کل یہاں پہونچے ہیں ایک بیان میں کہا ہے کہ ان کی حکومت کو خوشی ہے کہ دونوں طرف سے کم سے کم نقصان کے ساتھ سلطان کی حکومت بحال ہو گئی ہے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۵۷ء

پاکستان کا سب سے بڑا اندرونی خطرہ

پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں جو سب سے بڑی لعنت ترقی کے راستہ میں حائل ہو رہی ہے وہ "تفرقہ بازی" ہے۔ سیاسی اور مذہبی تفرقہ بازی اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس تفرقہ بازی کی بنیاد بڑی حد تک اصول پر نہیں بلکہ ذاتیات پر ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اکثر یہ فساد فی الارض کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

جہاں سیاسی تفرقہ بازی کی لعنت ملک کی بربادی کا باعث بنتی ہے وہاں مذہبی تفرقہ بازی ملک اور مذہب دونوں کی تباہی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اگر اختلاف کی بنیاد اصول پر ہو تو ہمارے سیاستین اور ہمارے اہل علم حضرات ملک و قوم اور اسلام کی بیش بہا خدمت کر سکتے ہیں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ یہاں سیاسی اصولوں اور عقائد دینی کو بھی ذاتیات کے گرد گھمایا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ ہم سیاست فہمی میں کوئی ترقی کر رہے ہیں اور نہ دین کے لئے کوئی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ بلکہ الٹا ملک و قوم کے لئے باعث تباہی بن رہے ہیں۔

جہاں تک خالص سیاست کا تعلق ہے سیاست کے معنی ہی آجکل "پائنٹ مارنا" سمجھ لئے گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ تمام دنیا کی سیاست ایک شیطانی چکر بنکر رہ گئی ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے لئے تو یہ سم قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ صحیح اور صحت مندانہ سیاست ایسی باتوں سے بہت بالا ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ خطرناک بات جو ہمارے ملک کے لئے خاص ہے یہ ہے کہ یہاں اسلام کو بھی اس قسم کی سیاسی بساط کا مہرہ بنا لیا گیا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ جوں جوں انتخابات نزدیک آ رہے ہیں نئی نئی اسلامی فرقوں کی باہمی چپقلش تیز ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام کا اثر تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہم صحت مندانہ سیاست کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرتے مگر ہو رہا ہے اس کے بالکل الٹ۔ یہاں تک کہ اسلام کے نام پر کھڑا ہونے والی سیاسی جماعتیں بھی اسی سیاسی چکر میں آئی ہوئی ہیں۔ چنانچہ ایک اسلام کے نام پر کھڑی ہونے والی جماعت کے امیر محض ووٹوں کے لئے تمباکو فروشوں کی نمائندگی کرنے کو بھی تیار ہیں۔ اور دوسری سیاسی جماعتوں کی طرح عوام کو فریب دینے کیلئے کبھی زراعتی کانفرنس بپا کرتے ہیں اور کبھی خدمت خلق کے منصوبے بناتے ہیں

اصل بات تو یہ ہے کہ یا تو ہمیں اسلام کا نام نہ لینا چاہیئے اور یا پھر پورے اسلام پر عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ اور باتوں کو تو جانے دیجئے جیسا کہ ہم نے کہا ہے اسلام کو سیاست کا کھلونا بنایا جا رہا ہے اور اس کے لئے مختلف مذہبی فرقوں کو لڑانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ہمارے اہل علم حضرات جو پہلے ہی اونگھ رہے ہیں ان کو نیٹنے کا بہانہ مہیا کیا جا رہا ہے چنانچہ پچھلے دنوں دیوبندی بریلوی اور شیعہ سنی نزاع خطرناک صورت اختیار کر چکے ہیں احراری اور بعض دوسرے سیاسی بزرجمہر جماعت احمدیہ کے خلاف گندہ ترین الزام تراشیاں اخباروں میں شائع کر رہے ہیں۔ ایک معاصر نے اپنے ایک ادارتی نوٹ میں حالیہ شیعہ سنی مجادلوں کے ضمن میں کہا ہے

"اگر مذہب کے نام پر فرقہ وارانہ فتنوں کی بیخ کنی نہ کی گئی تو کچھ عجب نہیں کہ اس ملک کا تعلیم یافتہ اور نوجوان طبقہ سیکولر نظام حکومت کا حامی ہو جائے"

سچی بات تو یہ ہے کہ اگر اسلام نعوذ باللہ ہمیں یہی سکھاتا ہے تو ہمیں اسلامی دستور کو جلد از جلد سیکولر دستور میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔ اسلام کے نام سے ملک و قوم کو تباہی کے کنارے پر کھڑا کرنے سے تو ہزار درجہ بہتر ہے کہ ہم جمہوری سیکولرزم کو اپنا لیں اور جس طرح مذہبی تفرقہ بازی سے یورپ نے نجات حاصل کی تھی اسی طرح ہم بھی کریں اس سے کم از کم اسلام تو بدنام نہیں ہوگا۔ یہ ہے سب سے بڑا اندرونی خطرہ جو پاکستان کے استحکام میں بری طرح حائل ہے

شکوۂ بیجا

محترمہ فاطمہ حکیم صاحبہ بی اے نے لجنہ اماء اللہ وزیر آباد کی ایک مجلس میں اپنی شمولیت کا حال پیغام صلح کی اشاعت ۷ اگست ۱۹۵۷ء میں بیان کیا ہے اصل حالات پر تو مجلس میں شمولیت کرنیوالی کوئی خاتون ہی روشنی ڈال سکتی ہے مگر خود مضمون سے جو ایک شکوہ کے لہجہ میں لکھا گیا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محترمہ کا شکوہ سراسر بیجا ہے ان کے اپنے مضمون سے کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی جس سے محترمہ کو غصہ آنا چاہیئے تھا اور نہیں زبان شکوہ کھولنی چاہیئے تھی۔

مضمون پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ محترمہ خود ہی ان باتوں کا شکار ہیں ورنہ سارے مضمون میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جس سے لجنہ اماء اللہ وزیر آباد کی کسی رکن کو اس کا متہم گردانا جا سکے۔ بلکہ جو واقعات بیان کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ محترمہ کی بڑی دلداری کی گئی اور ہر طرح ان کے پاس خاطر کو ملحوظ رکھا گیا۔

بدظنی کی اور بات ہے ورنہ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ لجنہ والیوں نے ان کی تلاوت بھی سنی اور وعظ بھی سنا۔ اس کے متعلق چونکہ کوئی شکایت نہ کر سکتی تھیں اسلئے محترمہ کو یہ بات بنانی پڑی کہ انہیں معلوم نہ تھا کہ میں پیغامی ہوں ـــ ورنہ ـــ ان بعض الظن اثم۔ پھر کیا ان کا فرض نہیں تھا کہ وہ پہلے ہی اپنا تعارف کرا دیتیں۔ یقیناً پریذیڈنٹ نے ان کا تعارف کرایا ہوگا۔

باقی اختلافات کے متعلق جو باتیں ہوئیں وہ قدرتی امر تھا۔ خود محترمہ تسلیم کرتی ہیں کہ پیغامیوں میں عورتوں کی کوئی "تنظیم نہیں نہ ہی عورتیں منظم ہیں تو پھر اپنی اس کمزوری کے ذکر اور تنقید پر معلوم نہیں انہیں غصہ کیوں آیا ہے۔ کیا ان کا مطلب یہ ہے کہ احمدی تو اپنی کمزوریوں پر تنقید سننے کا حوصلہ پیدا کریں مگر پیغامی عورتوں کے لئے دوسروں کی تنقید پر چڑنا معیوب نہیں بلکہ بڑی خوبی کی بات ہے

اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ محترمہ اماء اللہ کے دینی جوش و خروش کو دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہو گئی ہیں۔ اور مضمون کے ذریعہ اپنے دل کا بخار نکال رہی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی بعض ارکان نے اگر بعض اختلافی باتوں پر اظہار خیال کیا تو جیسا کہ ہم نے کہا ہے قدرتی امر تھا۔ اس پر محترمہ کو چڑنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ غور کرنے کی ضرورت تھی محترمہ نے جس قدر ہو سکا ہے اپنا غصہ نکالنے کی کوشش کی ہے۔ مگر آخر میں لکھتی ہیں دوسرے سوالات کے جوابات کئی دفعہ دئے جا چکے ہیں ـــ لہذا دوبارہ لکھنا بے فائدہ سمجھتی ہوں جہاں تک عقائد ہی اختلافات کا تعلق ہے یہ درست ہے کہ اس کا بار بار ذکر مفید نہیں لیکن کیا محترمہ اپنے بزرگوں سے پوچھ سکتی ہیں کہ وہ بار بار اخبار میں اس کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔ لیکن بعض باتیں ایسی ہیں جن پر محترمہ کو ضرور غور کرنا چاہیئے۔ مثلاً یہی بات

"پیغامی ربوہ میں محض نقص نکالنے کے لئے جاتے ہیں۔ دوسروں پر اعتراض

(باقی ص پر)

شیطانی خوابوں کی ایک واضح مثال

صدر منکرین خلافت کا خواب ہے

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ

پیغام صلح ۳۱ جولائی میں صدر منکرین خلافت کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اپنا مندرجہ ذیل خواب بھی ذکر کیا ہے کہ

"میں نے ۲۳-۲۴ جولائی کی درمیانی رات کو ایک خواب دیکھا کہ ایک بڑا اونچا مکان ہے اور اس کے نیچے ایک گلی ہے۔ اس مکان کی بالائی منزل پر میں ہوں اور حضرت مسیح موعود اور حضرت مولانا نورالدین صاحب ہیں نیچے گلی میں میاں محمود احمد صاحب ہیں اور وہ ریوالور سے مسلح ہیں جس سے وہ حضرت مسیح موعود کو گولی مار کر ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو اس کا بڑا خوف لاحق ہے۔ اور میں ایک طرف جاکر کھڑکیوں کو بند کرتا ہوں اور حضرت مولانا نورالدین صاحب دوسری طرف دوڑ کر جاتے ہیں اور اس طرف کی کھڑکیاں بند کرتے ہیں۔ بالآخر حضرت مسیح موعود ایک کونے کی کھڑکی سے جھانک کر نیچے دیکھتے ہیں۔ اس احتیاط کے ساتھ کہ نظر نہ آسکیں اور پھر پلٹ کر دوسری طرف جاتے ہیں جہاں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ باورچی خانہ ہے اور آپ فرماتے ہیں میں ابھی پانی ابال کر اس پر پھینکتا ہوں۔"

یہ خواب ذکر کر کے صدر منکرین خلافت لکھتے ہیں:۔

"یہ خواب بالکل صحیح ثابت ہوا۔ تحقیق میاں صاحب نے حضرت صاحب پر حملہ کیا ہے۔ اور نہایت خطرناک حملہ کیا ہے"۔

صدر منکرین خلافت ہمیں معذور خیال فرمائیں۔ اگر ہم ان کے اس خواب کو شیطانی خوابوں کی ایک واضح مثال قرار دیں۔ ان کا یہ خواب ہمارے نزدیک یقیناً شیطانی خواب ہے۔ اور آئندہ اگر اسے بطور مثال پیش کیا جایا کرے تو نامناسب نہ ہوگا اس خواب کے شیطانی ہونے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

وجہ اول

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "نشان آسمانی" میں ان لوگوں کے لئے جو آپ کے دعوے کی نسبت شک میں تھے۔ ایک استخارہ تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کے متعلق یہ ہدایت بھی تحریر فرمائی ہے۔ کہ

"یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے۔ اور پر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔"

صدر منکرین خلافت کو خود اقرار ہے کہ:

"امام جماعت ربوہ نے حضرت مسیح موعود خدا کے مامور اور میرے امام پر افترا کیا ہے۔ میں ایسے شخص کی عزت نہیں کر سکتا۔ جو میرے امام کی ہتک کرے۔ اس کو اسلامی دنیا میں ناقابل قبول بنا دے اور اس کے سلسلہ کو بدنام کرے۔ مجھے یقیناً ان سے بغض ہے اور یہ بغض خدا کے لئے ہے"

پس صدر منکرین خلافت کے دل و دماغ پر جو خیالات مستولی تھے وہی خواب میں آکھڑے ہوئے گئے۔ چونکہ ان کا دل حضرت امام جماعت احمدیہ کے بغض و عناد سے پر ہے اس لئے ان کا یہ خواب یقیناً شیطانی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔

دوسری وجہ

یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس لئے بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت محمود کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارات دی ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ وہ میرا محبوب ہوگا۔ اور اس کا نام محمود ہوگا۔ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا یخلق اللّٰہ ما یشاء۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یشابہہ اباہ ولایباہ کہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور کسی صورت میں اس سے روگردان نہیں ہوگا۔ پھر حضور نے کشف میں آپ کا نام "محمود" مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا دیکھا جس سے یہ مراد تھی کہ آپ جماعت کے امام ہونگے۔ نیز آپ نے سبز اشتہار میں تحریر فرمایا۔

"پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے"۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کے مطابق اپنی اولاد میں سے صرف آپ ہی کا نام محمود اور بشیر ثانی رکھا۔

پس ان الٰہی ارشادات کی موجودگی میں ہر احمدی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ صدر منکرین خلافت کا خواب یقیناً شیطانی اور نفسانی اور پر ظلمت خیالات کا نتیجہ ہے:

تیسری وجہ

تیسری وجہ اس خواب کے شیطانی ہونے کی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رویا میں دیکھا۔ کہ

"میری بیوی آشفتہ حال کسی طرف گئی ہوئی ہے میں نے ان کو بلایا ہے کہ چلو تمہیں وہ درخت دکھلا آؤں۔ پس میں ان کو باہر کی طرف لے گیا جب درخت کے قریب پہنچ گیا جہاں قریب ایک باغ بھی تھا تو میں نے اپنی بیوی سے پوچھا محمود کہاں ہے اس نے کہا کہ بہشت میں۔ پھر کہا کہ قبر کے بہشت میں"۔

(تذکرہ صفحہ ۸۳۲ نیا ایڈیشن)

"قبر کے بہشت میں" ہونے سے مراد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ آپ کا انجام نیک ہوگا۔ اور آپ مرنے کے بعد بہشت میں داخل ہوں گے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خواب سے بھی ظاہر ہے کہ صدر منکرین خلافت کا خواب نفسانی اور شیطانی ہے۔

چوتھی وجہ

چوتھی وجہ اس خواب کے شیطانی ہونے کی یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سیدنا "محمود" کو موعود لڑکا سمجھتے تھے۔ اور اپنی وفات کے آخری ایام میں آپ کو ہی اپنی جگہ امام مقرر فرمایا کرتے اور بقول مولوی محمد علی صاحب مرحوم اپنی پہلی بیماری میں یعنے ۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ نے لکھوائی تھی اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔ (رسالہ حقیقت اختلاف)

پانچویں وجہ

ہم اس خواب کو اس لئے بھی شیطانی اور نفسانی خواب قرار دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ برحق ہونے پر صدہا اشخاص نے جو مبایعین اور غیر مبایعین اور غیر احمدیوں میں سے تھے رویا و کشوف دیکھے۔ چنانچہ بطور مثال چند درج ذیل ہیں۔

(۱) "قدرت ثانی مرزا بشیرالدین محمود احمد ہیں"

مولوی محمد علی صاحب کمال ڈیرہ سندھ حلفیہ لکھتے ہیں کہ

۱۹۰۸ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد قادیان آکر جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اور کتاب "الوصیت" پڑھی تو دل میں خیال آیا کہ قدرت ثانی کون شخص ہے۔ رات کو بڑی دعا کی۔ خواب میں دیکھا۔ کہ ایک کاغذ ہے جس پر لکھا ہوا ہے کہ

"میرزا بشیرالدین محمود احمد"

(۲) "محمود" کی اطاعت میں کامیابی ہے

جناب عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی بی ٹی نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔

"اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو جس طرح محمود کہتا ہے کرو"۔

(۳) تاج خلافت

شیخ محمد دین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ حلفیہ ہو کر بیان لکھتے ہیں:۔

کہ جب آپ کو جماعت میں اختلاف کا علم ہوا تو آپ نے گوشۂ تنہائی میں جا کر خدا تعالےٰ سے گریہ و بکا کے ساتھ دعا کی کہ یا اللہ محمد علی صاحب قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ کرنیوالے اور اسلام کی بہترین اور مفید خدمات سرانجام دینے والے تجربہ کار ہیں۔ اسی طرح خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ ووکنگ مشن اسلام کے بہترین تبلیغ کرنیوالے تجربہ کار واقعی خلافت کے اہل ان دو بزرگوں میں سے کوئی ہونا تھا۔ مگر یہاں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ابھی بچے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے لخت جگر ہیں یا اللہ یہ تینوں مبارک وجود ہیں میرے لئے اب مشکل ہو گیا ہے کہ میں کس کو مانوں اور کس کو نہ مانوں۔ میں کیا کروں چنانچہ وہ دن بدت گھبراہٹ اور تکلیف میں گذرا اور رات کو روتے روتے سو گیا۔ رات کے پچھلے حصہ میں رؤیا میں دیکھا کہ

”حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب آسمان سے سر پر شاہی تاج رکھے ہوئے زمین کی طرف آ رہے ہیں اس وقت میری زبان سے یہ الفاظ جاری ہوئے۔

”یا حضرت یہ تو آپ کے سر پر خلافت کا تاج ہے جو آسمان سے رکھا گیا۔“

اس پر میری نیند کھل گئی اور صبح کو میں نے بیعت کا خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور لکھ دیا۔ جب کہ میں شجاع آباد ضلع ملتان میں محکمہ نہر میں ملازم تھا۔

۴۔ ”میرے قائمقام میاں صاحب ہیں“

جناب چوہدری مبارک علی صاحب نے حلفیہ یہ رؤیا بیان کی۔ کہ جس سال حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اسی سال میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ میری چاہ پر تشریف لائے ہیں میں نے پلنگ بچھا دیا جس پر حضور رونق افروز ہوئے۔ لوگ آنے شروع ہوئے کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تشریف لائے ہیں۔۔۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ واپس جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور میں نے عرض کیا کہ میں حضور کی کوئی خدمت نہیں کر سکا۔ حضور نے سوار ہوتے ہوئے فرمایا:۔ کہ میں تو اب جاتا ہوں میری جگہ پر میاں صاحب قائمقام بیٹھے ہیں۔ ان کی تابعداری کرو۔

۵۔ جس نے مجھے نہیں دیکھا میاں صاحب کو دیکھے

چوہدری مبارک علی صاحب نے ہی اپنی دوسری رؤیا میں لکھا ہے۔ کہ

”میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو نہ دیکھا تھا۔ تمنا تھی کہ دیکھوں۔ چنانچہ ایک مرتبہ خواب میں ایک باغیچہ کے چبوترے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مشرق کی طرف منہ کئے ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر تقریر کرتے دیکھا آپ کے سامنے جو آدمی بیٹھے تھے ان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

”جس نے مجھے نہیں دیکھا میاں صاحب کو دیکھے۔“

یہ الفاظ تین بار آپ نے فرمائے۔ اور ساتھ ہی اشارہ فرمایا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک پختہ مکان کی ایک کھڑکی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رخ کئے بیٹھے ہیں۔“

۶۔ ”فضل عمر“

سید عنایت حسین شاہ صاحب ضلع ملتان نے مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر رؤیا بیان کی کہا۔ کہ جب مجھے علم ہوا کہ احمدیت کے دو گروہ ہیں۔ تو میں نے دعا مانگی کہ الٰہی اب تو ہی بتا کہ کون سچا ہے میں نے دیکھا کہ ایک شخص کاغذ کی رنگ برنگ کی کترنیں لے کر میری پائنتی کی طرف کھڑا ہے اور ان کو ہلا رہا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں۔ اتنے میں دیکھا کہ کترنوں کا لکھا ہوا نہایت عمدہ ”فضل عمر“ بن گیا ہے۔ پھر میں نے بیعت کر لی

۷۔ ”میری بیعت اور اس کی بیعت میں کوئی فرق نہیں“

صاحبزادہ محمد طیب ابن حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید نے ۱۳ مارچ ۱۹۲۶ء کو بمقام پشاور رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا کہ حضور کے اردگرد تمام افغان لوگ بیٹھے تھے۔ بعض ان میں سے کھڑے ہیں۔ ہم تینوں بھائی عبد السلام و عبد ابو الحسن و محمد طیب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم تینوں نے حضور سے بیعت کی درخواست کی حضور نے فرمایا کہ میں نے ایک اور شخص کو تمہاری بیعت لینے کی اجازت دی ہے۔ اس پر ہم نے فوراً ان افغانوں سے کہا کہ تم اردو میں حضور کی خدمت میں ہماری طرف سے عرض کرو کہ ہم حضور کی بیعت کو مقدس سمجھتے ہیں۔ یہ کہنے پر حضور نے ہمیں اردو میں جواب دیا کہ

”میری اور اس شخص کی بیعت میں کوئی فرق نہیں۔“

اس وقت فوراً میری زبان سے یہ نکلا کہ اس شخص سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔

۸۔ حضرت میاں صاحب حضرت مسیح موعود کی شکل میں

بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر نے ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کی رات رؤیا میں دیکھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا ہے اور مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی میں اکیلے اور اداس بیٹھے ہیں۔ چنانچہ ۱۴ مارچ کی صبح کو دس بجے مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے تار پہنچا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا وصال ہو گیا فوراً قادیان پہنچے۔ قادیان پہنچکر مولوی محمد علی صاحب کے مکان پر خواب والا منظر دیکھا۔ اس کے بعد آپنے حلفیہ دوسری رؤیا بیان کی ہے۔ دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں۔ احباب جماعت آپ کے گرد حلقہ لگائے بیٹھے ہیں۔ حضور نے فرمایا

”اگر مولوی محمد علی ٹریکٹ شائع نہ کرتا تو اچھا تھا۔“

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں سے اٹھ کر مع دیگر احباب ایک سمت کو روانہ ہوئے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب مع دو چار آدمیوں کے دوسری سمت کو چلے گئے اور حضرت اقدس مع دیگر احباب ایک مکان میں پہنچے اور ایک تختہ پر کھڑے ہو کر تقریر فرمانے لگے۔ تھوڑی دیر میں معلوم ہوا کہ یہ تقریر کرنے والے حضرت میاں صاحب ہیں۔“

۹۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد اوّل نمبر پر ہیں

شیخ محمد افضل صاحب قریشی سابق انسپکٹر پولیس ریاست پٹیالہ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات سے قبل ایک رؤیا دیکھی جس میں آپ کو مولوی محمد علی صاحب کے جھگڑا پیدا کرنے کا علم بھی دیا گیا۔ خواب لمبا ہے۔ اس میں آپ نے ایک منظر دیکھا جس کے متعلق لکھتے ہیں:

”میں نے ایک شخص سے دریافت کیا یہ کیا بات ہے وہ کہنے لگا۔ آپ کو معلوم نہیں قوم میں اختلاف ہو گیا تھا کہ جماعت میں سب سے زیادہ خوشنویس کون ہے۔ چنانچہ مدعیان خوشنویسی نے اپنے اپنے قطعات لکھ کر مولوی نور الدینؓ صاحب کو حکم قرار دیا۔ اور قطعات پیش کئے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے سب سے اول نمبر پر حضرت صاحبزادہ محمود احمد کو قرار دیا ہے پھر وہ شخص مجھ کو ایک دیوار کے پاس لے گیا۔ دیکھا کہ دیوار پر بہت جلی قلم کے قطعے لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ پھر وہ شخص مجھے ایک دوسرے کمرے میں لے گیا۔ وہاں ایک میز اور دو کرسیاں میز کے اردگرد لگی ہوئی ہیں۔ ایک پر مولوی نور الدینؓ صاحب رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ اور دوسری پر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب تشریف رکھتے تھے۔ ہر دو صاحبان کے گلے میں پھولوں کے ہار پڑے ہوئے تھے پھر میری آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب دیکھ کر میں نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اگر خلیفہ اولؓ کا انتقال ہو گیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے قوم میں کوئی جھگڑا ڈالا۔ تو میں صاحبزادہ محمود احمد صاحب کو خلیفہ تسلیم کر دونگا۔ اگلے روز خلیفہ اولؓ کا انتقال ہو گیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کا ٹریکٹ بذریعہ ڈاک پہنچا تو میں نے فوراً صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کو خلیفہ برحق تسلیم کر لیا۔

۱۰۔ خداوند کریم اور ہمارے درمیان وسیلہ ہیں

لفٹیننٹ تاج محمد خان ولد خواجہ دخان کمانڈر ساکن اسماعیلیہ ضلع مردان صاحب الہامات اور کشوف تھے آپ نے اپنے الہامات اور کشوف تاریخوار ایک بیاض میں لکھے تھے اور ان کے متعلق آپ نے حلفیہ لکھا کہ اگر ان الہامات اور کشوف و رؤیا میں کسی قسم کا جھوٹ میں نے ملایا ہے۔ تو خداوند کریم مجھ پر اور میرے اہل و عیال پر اس جہان میں اور آخرت میں بھی لعنت کرے ان الہامات میں سے دو یہ ہیں۔

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق الہام ہوا کہ آپ

”خداوند کریم اور ہمارے درمیان وسیلہ ہیں“۔

۲۔ ایک مرتبہ یہ الہام ہوا۔

”خلیفۃ المسیح الثانی زمین و آسمان کے بادشاہ کے جرنیل ہیں“۔

ایسے صدہا کشوف اور رؤیا اور الہامات جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تائید اور صداقت کا اظہار فرمایا ہے اور اپنا قائمقام اور ان کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے۔ اور جن کے دیکھنے والوں کے متعلق یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ان کے نفسانی خیالات یا افکار کا نتیجہ ہوں اور یہ رؤیا اور کشوف اور الہامات ان کی زندگیوں میں روحانی انقلاب کا موجب ہوئے۔ ان کی موجودگی میں ہم صدر منکرین خلافت کی رؤیا کو شیطانی اور ان کے پر ظلمت نفسانی خیالات کا نتیجہ قرار نہ دیں تو اور کیا کریں۔ امید ہے کہ خود صدر منکرین خلافت بھی اپنی رؤیا کے متعلق ہماری رائے سے اتفاق کرینگے اور اسے اپنی اندرونی حالت کا عکس قرار دینگے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سترھواں سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۵۷ء بمقام ربوہ

نوٹ۔ اس سلسلے میں پہلی قسط الفضل مؤرخہ ۹ اگست میں شائع ہو چکی ہے

(۲)

(۸) ورزشی مقابلے

امسال حسب ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔

۱۔ اجتماعی مقابلے:۔ کبڈی۔ فٹ بال والی بال۔

۲۔ انفرادی مقابلے:۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔

۳۔ ذہانت کا پرچہ۔ مشاہدہ و معائنہ پیغام رسانی۔

۲۔ ٹیموں کے داخلہ کی آخری تاریخ اجتماع سے دو دن قبل تک ہو گی۔ اس کے بعد صرف ان ٹیموں کو شامل ہونے کی اجازت دی جائے گی جو کسی خاص مجبوری کی وجہ سے وقت پر اطلاع نہ دے سکیں۔

۳۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے قواعد حسب ذیل ہوں گے۔

ا۔ اجتماع میں شامل ہونے والا ہر خادم ورزشی مقابلوں میں حصہ لے سکیگا

ب:۔ مقابلہ میں حصہ لینے والی مجالس کا وہی خادم کسی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل ہو سکے گا جب وہ خود اس کو شامل نہ کریں گی۔ ایسے خادم کو اپنی مجلس سے تحریری اجازت نامہ حاصل کرنا ہوگا۔ کہ اسے کسی دوسری مجلس کی ٹیم میں کھیلنے کی اجازت ہے

ج۔ قادیان کے خدام صرف ربوہ کی مجلس کی طرف سے کھیل سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ قادیان کی مجلس اپنی ٹیم علیحدہ شامل کرنا چاہے تو پھر علیحدہ ٹیم داخل ہو سکتی ہے۔

د۔ ربوہ کے علاوہ تمام مجالس ایک ایک ٹیم بھیج سکتی ہیں۔ ربوہ کی مجلس دو ٹیمیں بھیج سکے گی۔

ھ۔ میچ کا فیصلہ نہ ہونے کی صورت میں بیس منٹ مزید دئیے جائیں گے۔ اس شرط کے ساتھ کہ وقت کی گنجائش ہو ورنہ نہیں۔ اگر پھر بھی فیصلہ نہ ہوا تو کمیٹی ورزشی مقابلے اس کا فیصلہ کرے گی کہ کونسی ٹیم کھیل کے لحاظ سے بہتر ہے

اور اس کو کامیاب تصور کیا جائے گا۔ یہ کمیٹی مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہو گی۔ نائب صدر۔ منتظم ورزشی مقابلے۔ اور اس میچ کا ریفری۔

ورزشی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے مندرجہ بالا قواعد کی پابندی ضروری ہو گی۔

(۹) علمی مقابلے

امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔

(۱) حفظ قرآن کریم (۲) ترجمہ قرآن مجید (۳) مطالعہ کتب احادیث (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) مضمون نگاری (۶) تقریری مقابلے

۱۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے لئے حسب ذیل معیار مقرر ہیں۔

معیار اول:۔ مولوی فاضل

معیار دوم:۔ بی اے تک

معیار سوم:۔ اس سے کم درجہ

۲۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے نام ۵ اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

۳۔ تقریری اور تحریری مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے ضروری ہے کہ جملہ مجالس ضلع وار اپنے ہاں یہ مقابلے کرائیں ... اور ان مقابلوں میں اول آنے والے کا نام سالانہ اجتماع کے موقع پر بھجوائیں تا مرکزی علمی مقابلوں میں چیدہ خدام ہی شامل ہوں۔

۴۔ تقریری اور تحریری مقابلوں کے وقت نوٹ اور متعلقہ کتب ساتھ رکھنے کی اجازت ہو گی۔ جس سے بوقت ضرورت اقتباس لیا جا سکتا ہے۔

۵۔ تحریری اور تقریری مقابلوں کے لئے حسب ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں۔ مقابلوں میں شامل ہونے والے اراکین ان میں سے کوئی سا عنوان منتخب کر کے اس کے لئے تیاری کریں۔

تقریری مقابلے

۱۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

۲۔ احمدیت اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔

۳۔ خلافت نبوت کا تتمہ ہے۔

۴۔ انما الاعمال بالخواتیم (کام اس کا اچھا انجام جس کا اچھا)

۵۔ نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

۶۔ مقام حدیث

۷۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے متبعین سے۔

۸۔ صحابہ کرامؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق۔

۹۔ از دعا کن چارۂ آزار انکار دعا
چوں علاج مے زمے وقت خمار و التہاب

عام مسلمانوں کے عقائد و واقعات کے لحاظ سے حضور علیہ السلام کے اس شعر کی تشریح کریں۔

تحریری مقابلے

۱۔ قادیان سے ہجرت اور اس کی واپسی

۲۔ قدرت ثانیہ۔

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے متبعین سے

۴۔ حضرت فضل عمر کے عہد مبارک میں جماعتی ترقی۔

۵۔ اسلام اور اخلاقی اقدار

۶۔ فتنۂ انکار حدیث۔

۷۔ مفتوح اقوام سے مسلمانوں کا سلوک۔

۸۔ علوم کی ترویج و توسیع میں مسلمانوں کا حصہ۔

۹۔ مضمون نگار حضرات کاغذ اور قلم دوات اپنے ہمراہ لائیں۔

امید ہے جملہ مجالس ابھی سے مندرجہ بالا امور کی روشنی میں تیاری شروع کر دیں گی۔ اور وقت مقررہ کے اندر اندر ان مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے مرکز میں اطلاع دیں گی۔

سالانہ اجتماع کے متعلق یہ تفصیلی خط آپ کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔ آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ:۔

۱۔ جملہ خدام میں یہ خط بار بار سنا دیں گے اور انہیں اس کے مطابق تیاری کرنے کی تاکید کرتے رہیں گے۔

۲۔ جن امور کے متعلق معین تاریخوں میں اطلاع دینے کے لئے کہا گیا ہے ان کی تعمیل میں مقررہ وقت کے اندر مرکز کو مطلع فرما دیں گے۔

۳۔ شوریٰ کی تجاویز۔ نمائندگان کی فہرست علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والوں کی فہرست اور اس قسم کے دیگر امور علیحدہ علیحدہ کاغذ پر لکھ کر بھجوائیں۔ ایک ہی کاغذ پر [illegible]

میں ان کا ذکر نہ کریں۔ اس طرح پوری تعمیل ہونی مشکل ہے۔

ان کے علاوہ ایک خاص بات جس کی طرف آپ کی توجہ کو مبذول کرانا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اجتماع کے موقع پر کئی مرتبہ ایسے سوالات دریافت کئے جاتے ہیں جن کا جواب ریکارڈ سے ہی دیکھ کر دیا جا سکتا ہے اور اس تھوڑے سے وقت میں اس قسم کی معلومات مہیا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ پس اگر آپ نے یا کسی نمائندہ نے کوئی ایسی بات معلوم کرنی ہو جس کا تعلق ریکارڈ سے ہو تو وہ معین سوال لکھ کر یکم اکتوبر ۵۷ء تک بھجوا دے انشاء اللہ شوریٰ کے موقعہ پر جواب پیش کر دیا جائے گا۔ تبدیلی المنذت (؟) سوال کی حتی الامکان تعمیل تو کی جائے گی۔ لیکن اگر ممکن نہ ہوا تو اس سلسلہ میں معذور سمجھا جائے۔

اسی طرح سالانہ اجتماع کے پروگرام سے متعلق اگر کوئی مفید مشورہ آپ کے ذہن میں ہو تو اس سے ۳۱ اگست ۵۷ء تک مطلع فرمائیں۔ کیونکہ اس کے بعد پروگرام مرتب ہو جائے گا۔

امید ہے آپ اس چٹھی پر پوری طرح عمل کر کے اپنے اس اجتماع کو کامیاب بنائیں گے۔

سید داؤد احمد
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

مسجد مبارک کیلئے سائبانوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لیے آٹھ عدد سائبانوں کی ضرورت ہے۔ ایک سائبان پر ۸۰۰/- روپیہ کا خرچ آتا ہے۔ مسجد کے پہلے سائبان بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں امید ہے کہ مخلصین سلسلہ اس اہم غرض کے لئے دل کھول کر اپنے عطیہ جات بھجوائیں گے

امراء جماعت اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں یہ تحریک فرما کر نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

جملہ رقوم "بمد دریاں سائبان مسجد مبارک" خزانہ صدر انجمن میں بھجوائی جائیں۔

ناظر تعلیم۔ ربوہ

شوریٰ خدام الاحمدیہ میں پیش کرنے کیلئے مجالس کی طرف سے معین الفاظ میں تجاویز آنیکی آخری تاریخ ۲۵ اگست ۵۷ء ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

خدام الاحمدیہ کے قائدین اور زعماء کے انتخابات ہر سال ماہ اکتوبر میں ہوتے ہیں۔ اور نومبر میں نئے عہدیداران کام شروع کر دیتے ہیں۔ امسال ان انتخابات کے لئے یکم سے ۱۷ اکتوبر ۵۷ء تک کا عرصہ مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ مجالس میں اس عرصہ کے اندر اندر انتخابات مکمل ہو جانے ضروری ہیں۔ انتخابات کے قواعد اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔

ہر مجلس میں ہر سال انتخاب ہونا ضروری ہے۔ کئی مجالس ایسی ہیں جہاں کئی سال سے انتخاب نہیں ہوئے۔ اور اس وجہ سے ان پر جمود کی سی کیفیت طاری ہے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہاں مقررہ تاریخوں کے اندر اندر مقررہ قواعد کی روشنی میں انتخابات کرائیں اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے توسط اور ان کی رپورٹ کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں۔ ہر مجلس میں انتخاب ہونا نہایت ضروری ہے۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعانت الفضل

مکرم حمید اللہ خان صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں الحمد للہ۔ اس خوشی میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین (مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار گذشتہ دنوں بہت بیمار رہا ہے۔ اب احباب کی دعاؤں سے بفضلہ تعالیٰ آرام ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک) محمد شفیع نوشہروی صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

(۲) بندہ عرصہ چار سال سے بعارضہ ٹی بی بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب کرام میری مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نور عالم سول ہسپتال لورالائی

(۳) میرے والد محمد الدین صاحب مہاجر سیٹھانکوٹ بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفایابی عطا فرمائے۔ اہلیہ شیخ محمد شریف حال سرگودھا

(۴) میرے بڑے بھائی سید سجاد احمد صاحب چند یوم سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ سید تنویر احمد منور قائد آباد سرگودھا

دعائے نعم البدل

مکرم خواجہ عبدالستار صاحب درویش قادیان کا بچہ عمر چھ ماہ کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۲ جولائی ۱۹۵۷ء کو وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعائے نعم البدل فرمائیں ان کے دو بچے بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین

خواجہ جمیل احمد ربوہ

نتیجہ امتحان کتاب "منصب خلافت"

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

کتاب "منصب خلافت" کے امتحان میں کل ۹۴ امیدوار شامل ہوئیں۔ جس میں سے ۷۶ کامیاب ہوئیں۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کی ایک بہن رول نمبر ۲۱ ۹۰/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل آئی ہیں خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ اور لجنہ اماء اللہ ربوہ کی ایک طالبہ امۃ الجمیل صاحبہ ۸۷/۱۰۰ نمبر لے کر دوئم آئی ہیں نتیجہ حسب ذیل ہے جن کے نام درج نہیں وہ ناکام رہی ہیں۔ سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ ضلع جھنگ

نام	محلہ	نمبر
امۃ الجمیل	دارالرحمت شرقی	۸۷/۱۰۰ دوئم
امۃ الحی بشریٰ	"	۷۳
صالحہ قانتہ	دارالرحمت وسطی	۶۳
امۃ النصیر	"	۸۴
امۃ الحمید	"	۸۴
نور بیگم	دارالنصر	۶۴
کوثر پروین	"	۵۶
زہرہ سکینہ	"	۴۲
امۃ الحفیظ	"	۷۷
نصیرہ فاطمہ	دارالرحمت غربی	۶۳
خاتم النساء درد	دارالصدر شرقی	۶۳
مبارکہ عزیزہ	"	۵۹
مبشرہ سلمیٰ	"	۶۵
امۃ الحفیظ طاہر	"	۵۵
صادقہ رمضان	"	۷۵
امۃ الحفیظ	دارالصدر غربی	۷۱
سیدۃ الزہرا	نصرت گرلز سکول	۵۸
امۃ الرشید لطیف	جامعہ نصرت کالج	۴۸
بشریٰ یٰسین	"	۷۲
عائشہ امینہ	"	۷۱
راشدہ مبارکہ	"	۶۹
امۃ الرشید غنی	"	۷۸
بشریٰ پروین	"	۵۶
محمودہ بیگم	"	۶۸

لاہور

نام	نمبر
امۃ الرشید	۶۸
اصغری جبین	۷۰

احمد نگر

نام	نمبر
امۃ السلام	۴۱

کنری سندھ

نام	نمبر
سیدہ صادقہ	۵۱
عائشہ بیگم	۳۵
ممتاز بیگم	۴۰
رشیدہ اقبال	۴۴

سوگ کلاں

نام	نمبر
بلقیس بیگم	۳۷/۱۰۰
خورشید بیگم	۴۰

راولپنڈی

نام	نمبر
منیرہ نور	۷۱
محبوبہ ریحانہ	۷۰
بشریٰ رخسانہ	۴۵
ثریا جبین	۵۰
رقیہ	۵۹
سلیمہ اختر	۳۳
بشریٰ بیگم	۴۷
مودودہ طلعت جٹی	۳۹
بشریٰ اقبال	۶۹

کراچی

رول نمبر	نمبر
رول نمبر ۱	۵۹
" نمبر ۲	۶۳
" نمبر ۳	۵۲
" نمبر ۵	۵۳
" نمبر ۶	۴۶
" نمبر ۷	۵۸
" نمبر ۸	۵۰
" نمبر ۹	۶۴
" نمبر ۱۰	۴۶
" نمبر ۱۱	۶۷
" نمبر ۱۲	۶۶
" نمبر ۱۳	۷۳
" نمبر ۱۴	۵۹
" نمبر ۱۵	۵۷
" نمبر ۱۷	۶۰
" نمبر ۱۸	۶۱
" نمبر ۱۹	۶۶
" نمبر ۲۰	۶۰
" نمبر ۲۱	۹۰
" نمبر ۲۲	۶۳
" نمبر ۲۳	۴۸
" نمبر ۲۴	۳۸
" نمبر ۲۵	۶۱

سیالکوٹ شہر

نام	نمبر
ثریا قریشی	۵۲/۱۰۰
شاہدہ سلمیٰ غلام نبی	۴۰
بشریٰ پروین	۴۸
امامت بشریٰ	۳۴
صغریٰ محمد حسین	۳۴
پروین اختر	۴۸
سیدہ ثریا	۳۶
بشریٰ صادقہ	۳۳
ثریا جبیں	۳۷
نسیم بٹ	۳۶
[illegible] امۃ الحفیظ	۳۳

پاکستانی ریلوں کی ترقی پر ایک نظر

پاکستانی ریلوں کے دو جداگانہ سسٹم ہیں مغربی پاکستان میں نارتھ ویسٹرن ریلوے اور مشرقی پاکستان میں ایسٹ بنگال ریلوے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے ۵۳۵۶.۴۹ میل اور ایسٹ بنگال ریلوے ۱۷۰۹.۰۴ میل لمبی ہے۔

حصول آزادی کے بعد حکومت کی پالیسی یہ رہی ہے۔ کہ پاکستانی ریلوں کو بحال کرے۔ اور اس کے ساتھ ان کی اس ترقی توسیع کے لئے بھی کوشش کرے۔ جو قومی سلامتی تجارت کی ترقی اور عوام کی سہولت کے لئے ضروری ہو......۵۷-۱۹۵۶ء کے آخر تک ۷۶ کروڑ ۸ لاکھ روپے سرمایہ اور ٹوٹ پھوٹ کے محفوظ فنڈ پر خرچ کئے جا چکے تھے ۵۷-۱۹۵۶ء کے دوران اس میں مزید ۱۶ کروڑ ۹۸ لاکھ روپے کے مصارف کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

ریلوں سے آمدنی میں مستقل اضافہ ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ ۵۷-۱۹۵۶ء میں ریلوں سے ۷ کروڑ ۸۲ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی۔ جب کہ ۵۵-۱۹۵۴ء میں یہ آمدنی ۶ کروڑ ۱۸ لاکھ ۱ ہزار روپے تھی۔

نئی ریلوے لائنیں

حصول آزادی کے بعد مشرقی و مغربی پاکستان میں ۹۷.۵۶ میل نئی ریلوے لائن بچھائی گئی۔ اور مشرقی پاکستان میں جلیبو اور دو سنہ کے درمیان۔ شائستہ گنج اور حبیبی گنج کے درمیان۔ امنورا اور نواب گنج کے درمیان اور سلہٹ اور چھتک کے درمیان ریلوے لائن قائم کی گئی۔ مغربی پاکستان میں مردان اور چارسدہ کے درمیان نئی لائن بچھائی گئی۔ مزید براں مشرقی پاکستان میں تین نئی لائنوں اور مغربی پاکستان میں ۴ نئی لائنوں کے سلسلہ میں سروے ہو رہا ہے۔

مسافروں کے لئے سہولتیں

ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں کیلئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ منجملہ دیگر سہولتوں کے نچلے درجہ کے مسافرخانوں میں بجلی کے پنکھے لگائے گئے تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے علیحدہ علیحدہ مسافرخانے بنائے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید کام جاری ہے۔ اور ۵۸-۱۹۵۷ء کے دوران اس مد میں ۷ لاکھ ۲۵ ہزار روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

عملہ کی بہبودی

حکومت ریلوے کے عملہ کی بہبودی پر بھی بیش از بیش توجہ دے رہی ہے۔ اور اُسے صحت تفریح تعلیم اور رہائش کے سلسلہ میں مسلسل سہولتیں مہیا کر رہی ہے۔ کوئٹہ میں ریلوے ملازمین کے بچوں کے لئے ایک ہسپتال تعمیر ہو کر مکمل ہونے والا ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان میں متعدد مقامات پر بچوں کی بہبودی کے مراکز کنڈر گارٹن اسکول کھیل کے میدان پارک اور کلب قائم کئے گئے ہیں۔ پہارٹلی اور الیتھری میں ریلوے ملازمین کے بچوں کے لئے دو اسکول کھولے جا چکے ہیں ایبٹ آباد میں ایک ایسا ہی اسکول بن کر مکمل ہونے والا ہے۔

ڈیزل انجن

حصول آزادی کے بعد پاکستانی ریلوں کو ملنے والے بیشتر انجن اور ڈبے پرانے تھے اور ٹریفک جاری رکھنے کے لئے ریلوے کو وسیع پیمانہ پر ان کی بحالی اور تبدیلی کرنے کی ضرورت تھی۔ مزید براں انجنوں کے واسطے کوئلہ کی باقاعدہ رسد حاصل کرنے میں بھی دشواری پیش آ رہی تھی۔ اس لئے انجنوں میں کوئلہ کی بجائے تیل استعمال کرنے کی کوششیں شروع کی گئیں۔ لیکن انجنوں میں تیل کا استعمال جاری کر کے صرف ایک ہی مسئلہ حل ہوا کیونکہ کثیر التعداد انجن پرانے تھے۔ اور انہیں بدلنا ضروری تھا چنانچہ ڈیزل الیکٹرک انجنوں کے لئے آرڈر دیئے گئے۔ اور ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۵ء تک ایسے ۱۰۸ انجنوں کے آرڈر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے دیئے گئے ان میں سے ۴۸ وصول ہو چکے ہیں۔ اور اطمینان بخش طریقہ پر کام کر رہے ہیں۔ ان انجنوں سے ایندھن کی مد میں کافی بچت ہوئی ہے کیونکہ ایک ڈیزل الیکٹرک انجن سے ہر سال تقریباً ۵۰۰۰۰ روپے کا زرمبادلہ بچتا ہے۔ منصوبہ بندی بورڈ نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے لئے مزید ڈیزل الیکٹرک انجن حاصل کرنے کی سفارش کی ہے۔

ان انجنوں کی مرمت اور دیکھ بھال کیلئے کراچی میں جدید طرز کا ایک ورکشاپ ۲۸۲۹۰۰۰ روپے کے خرچ سے قائم کیا گیا ہے۔

ایسٹ بنگال ریلوے پر انجنوں اور ڈبوں کی حالت اور خراب تھی۔ اور وہاں انجنوں کی فوری تبدیلی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ۱۹۵۲ء میں بڑی عجلت کے ساتھ جاپان سے ۲۵ تیل جلانے والے انجن حاصل کئے گئے پھر اس سال ۴ ڈیزل الیکٹرک انجن امریکہ سے منگائے گئے اور ایسے ہی ۱۱ انجن بلجیم سے ۱۹۵۳ء میں حاصل کئے گئے۔ یہ تمام انجن ایسٹ بنگال ریلوے کی چھوٹی لائن پر بڑی کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔

ڈبے

پاکستانی ریلوں کو جو ڈبے ملے تھے وہ بھی بہت پرانے تھے۔ اور انہیں تبدیل کرنے کی فوری ضرورت تھی۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں ایسٹ بنگال ریلوے کے لئے جاپان سے چھوٹی لائن کے ۵۴ ڈبے حاصل کئے گئے ۱۹۵۵ء ۱۹۵۴ء میں فرانس سے بڑی لائن کے ۱۲۲ ڈبے اور چھوٹی لائن کے ۱۱۳ ڈبے مزید حاصل کئے گئے۔ بدقسمتی سے بڑی لائن کے ڈبے ناقص ثابت ہوئے اور ۱۹۵۵ء میں ان ۱۲۲ ڈبوں کے فریم بدلنے کے لئے فرانسیسی کارخانہ داروں نے ۴۴ انڈر فریم مفت فراہم کئے اور یہ فریم لگانے کے بعد مذکورہ ڈبے اطمینان بخش طور پر کام کر رہے ہیں۔ پاکستان نے برطانیہ سے بھی ۷۶ انڈر فریم حاصل کئے ہیں۔ اور موجودہ مالی سال میں مزید فریم ملنے کی توقع ہے۔ مغلپورہ ورکشاپ میں بھی ۲۰۸ ڈبوں کے ڈھانچے تیار کئے گئے اور ۲۲ انڈر فریم پر باڈی لگائے گئے۔

مغربی جرمنی کو ایک فرم کو فوری سنہ ۱۹۵۷ء میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے واسطے بڑی لائن کے ۱۲۱ ڈبوں اور چھوٹی لائن کے ۲۰ ڈبوں اور ایسٹ بنگال ریلوے کے لئے چھوٹی لائن کے ۴۵ ڈبوں کے آرڈر دیئے گئے ہیں جو نومبر ۱۹۵۷ء سے موصول ہونا شروع ہو جائیں گے۔

دریائی ٹریفک کی ترقی

مشرقی پاکستان میں دریائی ٹریفک کی ترقی پر بخاطر سے توجہ دی گئی۔ اور ایسٹ بنگال ریلوے کے لئے بیڑہ کے لئے ۱۹۵۰ء میں ۸۴ کشتیاں حاصل کی گئی گئیں۔ سنہ ۱۹۵۴ء میں فرانس سے دو مسافر جہاز خالد اور شیر افغان حاصل کئے گئے اور ۱۹۵۵ء میں میر جملہ اور بیرم خان نام کی کشتیاں بلجیم سے منگائی گئیں۔

ایسٹ بنگال ریلوے کا ورکشاپ

ایسٹ بنگال ریلوے کو حصول آزادی کے وقت بے شمار دشواریاں درپیش تھیں۔ لیکن اس ریلوے کے عملہ کی بے پناہ جرأت نے اس ریلوے کا کاروبار جاری رکھا۔ اس ریلوے کے پاس نہ بڑی لائن کا ورکشاپ تھا۔ اور نہ اسٹور ڈپو۔ اس کے پاس پرانے انجن اور ڈبے تھے۔ بہرحال اس

ریلوے کو مرمت کی ضروریات کے سلسلہ میں خود کفیل بنانے کے لئے پہارٹلی اور سعیدپور میں ورکشاپ بنانے شروع کئے گئے۔ ان کارخانوں میں فاضل پرزوں اور دیگر سامان کی تیاری سے ۲۳ لاکھ ۲۵ ہزار روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوئی۔ ریلوے ایڈمنسٹریشن کی یہ کوشش ہے کہ ان کارخانوں میں زیادہ سے زیادہ سامان تیار کیا جائے۔ تاکہ زرمبادلہ کی بچت ہو خاص طور سے ان اشیاء کی تیاری پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ جو غیر ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں این ڈبلیو آر کو مغلپورہ کا جو ورکشاپ ملا ہے وہ ایشیاء میں اپنی قسم کا سب سے بڑا کارخانہ ہے۔

اس ورکشاپ میں سامان بنانے کی صلاحیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور گذشتہ سال اس ورکشاپ نے ایک کروڑ روپے کے زرمبادلہ کی بچت کی این ڈبلیو آر نے مغلپورہ کی اسٹیل اینڈ جنرل ملس بھی حاصل کر لی ہے یہ متروکہ کارخانہ ہے۔ اور سنہ ۵۹-۱۹۵۸ء میں ۱۶ لاکھ روپیہ کی لاگت سے اس کو مرمت و بحالی کا کام شروع کیا جائے گا۔

دُعائے مغفرت

میرے والد صاحب جناب شیخ عظیم الدین صاحب۔ تاجر چرم رادھن ضلع دادو سندھ ۵۷-۸-۳ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نعش کو بذریعہ ٹرین ربوہ لیجایا گیا۔ اور ۵۷-۸-۴ کو جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو دعاؤں کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرحوم نہایت مخلص و نیک سیرت انسان تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: شیخ مختار احمد ولد شیخ عظیم الدین صاحب مرحوم سوداگر چرم۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے!

پاکستان کشمیری عوام کو ان کا حق خود اختیاری دلا کر رہیگا

یوم پاکستان کے موقعہ پر مسٹر سہروردی کی نشری تقریر

کراچی ۱۵ اگست۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر سہروردی نے کہا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو پاکستان کشمیری عوام کو ان کا حق خود اختیاری دلا کر رہے گا۔ وزیر اعظم کل یوم پاکستان کے موقعہ پر ایک نشری تقریر میں ملک کے عوام سے خطاب کر رہے تھے۔ مسٹر سہروردی نے کہا ہے کہ پاکستان اعلیٰ اخلاقی اصولوں پر یہ جنگ لڑ رہا ہے اور وہ اقوام متحدہ کے ذریعہ ہمیشہ یہ کوشش کرتا رہے گا۔

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ میری یہ بھی خواہش ہے کہ ہندوستان سے پاکستان کے تعلقات دوستانہ رہیں۔ اور باہمی جھگڑے امن اور انصاف سے طے ہو جائیں۔ انہوں نے کہا ہندوستان عنقریب یہ تسلیم کرے گا کہ پاکستان کا رویہ انصاف پر مبنی ہے پچھلے بارہ ماہ میں ملک میں جو ترقیات ہوئی ہیں ان کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ملک نے بے خانماں لوگوں کو آباد کرنے صنعتی ترقی اور قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھانے اور ملک کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہایت اہم اور نمایاں ترقی کی ہے۔

دفاع کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے جو وزیر دفاع بھی ہیں کہا کہ پاکستان اب مضبوط ملک بن چکا ہے اور اتنی طاقت رکھتا ہے کہ ہر قسم کے جارحانہ حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکے۔ لیکن اس کے باوجود کسی قسم کا کوئی جارحانہ ارادہ نہیں رکھتا۔ اپنے حالیہ دورہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا ہے کہ وہ جس جس ملک میں بھی گئے ہیں وہاں انہوں نے پاکستان کے لئے خیر سگالی کا بے پناہ جذبہ پایا ہے۔ ملک میں عام انتخابات

(ع) کے متعلق مسٹر سہروردی نے پھر اس بات کو دوہرایا ہے کہ ان کی خواہش ہے کہ عام انتخابات مارچ یا اپریل تک ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت انتخابی کمیشن کو جو ایک خود مختار ادارہ ہے ہر قسم کی سہولت دینے کا انتظام کر رہی ہے تاکہ مارچ یا اپریل تک کام ختم ہو جائے

صدر آزاد کشمیر کی طرف سے یوم پاکستان پر پاکستانیوں کو مبارکباد کا پیغام

پاکستانی عوام اپنا وعدہ یاد رکھیں کہ مقبوضہ کشمیر کو غیر ملکی حکومت سے انہوں نے نجات دلانی ہے

مظفر آباد ۱۰ اگست۔ آزاد کشمیر کی حکومت کے سربراہ سردار محمد ابراہیم نے یوم پاکستان کے موقعہ پر پاکستانی عوام کے نام ایک پیغام میں انہیں ان کی آزادی کی دسویں سالگرہ پر مبارکباد دی ہے

سردار محمد ابراہیم نے کہا ہے کہ میں اس موقعہ پر پاکستانی عوام سے یہ کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے اس وعدہ کو پوری طرح ملحوظ رکھیں کہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر کو ایک غیر ملکی حکومت کے پنجے سے نجات دلانی ہے ؞

بھارتی یوم آزادی پر

راجندر پرشاد کا بیان

نئی دہلی ۱۵ اگست۔ آج ہندوستان اپنا یوم آزادی منا رہا ہے۔ اس موقعہ پر ہندوستان کے صدر پنڈت راجندر پرشاد نے بھارتی عوام کے نام اپیل کرتے ہوئے موجودہ وقت کو ہندوستان کے لئے آزمائش کی گھڑی قرار دیا ہے صدر نے کہا ہے کہ بھارتی عوام کا فرض ہے کہ وہ اس نازک دور میں جو بھارت کے لئے امتحان اور آزمائش کا عرصہ ہے وطن کی خوشحالی اور بہبود کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کریں ؞

مرکز ربوہ میں رہائش اختیار کرنیکا بہتر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو چند محافظین اور پہرہ داروں کی ضرورت ہے محافظ کے لئے ۵۰/- + ۲۵ (مہنگائی الاؤنس) ۷۵/- روپے ماہوار تنخواہ ہوگی۔ اور پہرہ داروں کے لئے ۳۵ + ۲۰ (مہنگائی الاؤنس) ۵۵/- روپے ماہوار تنخواہ ہوگی۔ شرائط حسب ذیل ہیں:۔

پیدائشی احمدی ہو۔ صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو۔ صحت اچھی ہو نمبر ۱ کے لئے قد پانچ فٹ گیارہ انچ اور تعلیم مڈل تک ہونی چاہیئے۔ اور نمبر ۲ کے لئے تعلیم پرائمری تک ہو۔

درخواست امیر جماعت اور امیر ضلع کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ آنی ضروری ہے۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

گرنا اور گند اچھالنا ہی ان کا کام رہ گیا ہے ...... آپ مرزا محمود احمد صاحب پر اعتراض کرتے ہیں اور ان کے ذمہ نقائص نہیں دیکھتے وغیرہ

زبانی باتوں کا تو کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ محترمہ اخبارات ہی کو لے لیں۔ ہمارے کسی اخبار میں سے کوئی ایسی بات نکال دکھائیں جس میں مولوی محمد علی صاحب یا خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہم پر کوئی تہمت تراشی گئی ہو اور ان کا نام بے ادبی سے لیا گیا ہو اس کے مقابلہ میں وہ "پیغام صلح" کے مضامین پڑھیں تو ان کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس جماعت کے اخلاق کا دیوالہ نکل چکا ہے سارا معاملہ اسی ایک بات پر طے ہو سکتا ہے۔ کیا محترمہ نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ پیغامیوں نے قیام خلافت ثانیہ کے دن سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف محاذ بنایا ہوا ہے جس کو پنجابی عورتوں کی زبان میں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴